تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
خواب میں اور بیداری میں

تاجدارِ کائنات ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر دلائل ذکر کرنے کے بعد مناسب ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی خواب میں زیارت کو بیان کیا جائے۔ اور یہ بیان کیا جائے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی بیداری میں بھی زیارت ممکن ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

مسند احمد بن حنبل ، ٥:٣٠٦ الصحیح البخاری ، العلم ٣٨

الترمذی رؤیا ٤

ترجمہ : جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا بیشک شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

اسے امام احمد، امام بخاری اور امام ترمذی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَزَایَا بِیْ

الصحیح البخاری، التعبیر ١٠ الصحیح للمسلم ، مسند احمد ،

ترجمہ : جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

اسے امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم نے سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَكَوَّنُ بِی

الصحیح البخاری ، التعبیر ١٠ الصحیح للمسلم مسند احمد ، ٣:٥٥

ترجمہ : جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

اسے امام مسلم اور امام بخاری نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَزَايَا بِی

مسند احمد بن حنبل الصحیح البخاری ، التعبیر ١٠ الصحیح للمسلم

ترجمہ : پس بے شک شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

اسے امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

پس تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہیں۔ آپ سے جو بھی سنا جاتا ہے وہ حق ہی ہوتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَآنِی فَإِنِّی اَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِی

الجامع الترمذی رؤیا ٤

ترجمہ : جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی اِنَّهُ لَا یَنْبَغِی لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِی صُوْرَتِی

مسند احمد بن حنبل ۱:۳۷۵ الصحیح للمسلم رؤیا ۱۰۔۱۱

ابن ماجه رؤیا ۲

ترجمہ: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

اسے امام احمد، امام مسلم اور امام ابن ماجه نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الْیَقَظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِی

الصحیح البخاری تعبیر ۱۰ الصحیح للمسلم رؤیا ۱۱

السنن ابو داؤد ادب ۸۸

ترجمہ: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے جاگتے ہوئے ضرور دیکھے گا۔ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

اسے امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یہ تمام احادیث صحت کے اعلیٰ درجہ میں ہیں۔ جن احادیث پر امام بخاری اور امام مسلم متفق ہوں، علماء نے کہا ہے کہ وہ احادیث متواتر سے ملحق ہوتی ہیں۔ ان احادیث کو امام مسلم اور امام بخاری نے روایت کیا اور ان کے ساتھ امام احمد، امام ترمذی، امام ابنِ ماجه اور امام ابو داؤد ہیں۔ پس یہ احادیث صحت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئیں اور متواتر کے ساتھ جا ملیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔

سیدنا ابو ھریرہ ﷜ فرماتے ہیں:

میں نے تاجدارِ کائنات ﷺ کو فرماتے سنا:

مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی، وَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءاً مِّنَ النُّبُوَّةِ.

الصحیح البخاری، ٦٩٩٤ مسند احمد بن حنبل ٣:٢٦٩

الصحیح للمسلم، کتاب ،٤٢ ـ باب ،١ ـ حدیث ،١١ ـ ١٠

ترجمہ: جس شخص نے مجھے دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ اہلِ ایمان کی خوابیں نبوت کا 46واں حصہ ہیں۔

احادیثِ طیبہ میں شیطان کی عدمِ مماثلت کو مختلف الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی

لَا یَتَکَوَّنُنِی

لَا یَتَزَایَا بِی

لَا یَتَخَیَّلُ بِی

تاجدارِ کائنات ﷺ نے تمثیل کا کوئی لفظ نہیں چھوڑا۔ سب کو ذکر فرمادیا۔ اب اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے کہ شیطان خواب میں اور بیداری میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

ابن الباقلانی نے ارشاد فرمایا:

احادیث کا معنی یہ ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت صحیح ہوتی ہے۔ یہ خواب نہ تو جھوٹے ہوتے ہیں اور نہ شیطان کے تشبہات ہوتے ہیں۔

کسی اور نے کہا:

مراد یہ ہے کہ جس نے تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت کی اس نے حقیقتاً آپ کی ہی زیارت کی۔ کوئی مانع نہیں ہے جو یہ معنی مراد لینے سے منع کرے اور عقل اس کے

خلاف ہے تاکہ اس کو ظاہری معنی سے کسی اور معنی کی طرف پھیر دیں۔

علماءِ کرام نے ارشاد فرمایا:

تاجدارِ کائنات ﷺ کو ان کی صفت کے خلاف بھی دیکھا گیا، دو جگہوں پر بھی ایک ساتھ دیکھا گیا، کئی ایک جگہوں پر بھی دیکھا گیا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کی صفات میں دیکھنے والے کے خیال میں خلط ہے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کی ذات تو مرئی ہے۔ آنکھوں کے خلاف ادراک کی یہاں شرط نہیں ہے۔ نہ ہی مسافت کا قرب، نہ ہی یہ کہ مرئی زمین میں دفن ہے۔ صرف اس کا موجود ہونا شرط ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کے جسم کے فناء ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ احادیث میں یہ آیا ہے کہ باقی انبیاءِ کرام کے ساتھ تاجدارِ کائنات ﷺ کا جسم سلامت ہے۔ بلکہ یہ وارد ہوا ہے کہ انبیاءِ کرام اپنی قبروں میں نماز ادا کرتے ہیں۔ ان کی زندگی کی طرح نیکی کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

یہ بھی وارد ہوا ہے کہ ایامِ حرہ میں **سیدنا سعید بن المسیب** رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں بند ہو گئے تھے اور حجرہ مقدسہ کے اندر سے اذان سن کر نماز کے اوقات کو پہچانتے تھے اور یہ بعید نہیں کہ یہ انبیاءِ کرام اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی خصوصیات ہوں۔

علماءِ کرام نے ارشاد فرمایا:

ایک ہی رات میں تمام زمین والوں کو بھی تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت ممکن ہے۔ کیونکہ کائنات شیشے کی طرح ہے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ سورج کی طرح ہیں۔ جب سورج ان تمام آئینوں پر چمکتا ہے تو ہر آئینہ میں اس آئینہ کے چھوٹے، بڑے، صفائی، گدلہ پن، لطافت اور ثقافت کے اس سورج کی تصویر نظر آتی ہے۔ یا یہ کائنات بلور کی طرح ہے۔ یا کسی اور دھات کی طرح ہے، کنستر کی طرح ہے۔ اور اسے آئینہ کی شکل کے مطابق نظر آتا ہے۔ گول، تکونہ یا چوکور۔ اسی طرح شکلیں اور رنگ۔

جو شخص بھی تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کے مطابق

اوراپنے دل کے آئینہ کے موافق زیارت کرتا ہے۔اگر دیکھنے والے صفتِ کمال کے ساتھ زیارت کرے تو یہ دیکھنے والے کا کمال ہے۔اگر کوئی انہیں صفتِ نقص کے دیکھتا ہے تو یہ دیکھنے والے کا نقص ہوتا ہے۔

تاجدارِ کائنات کا فرمان:

مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقَظَةِ

الصحیح البخاری، ٦٩٩٣

علماءِ نے کہا ہے کہ یقینی طور پر دنیوی زندگی کے بارے ہے اگر چہ یہ سعادت موت کے وقت ہی نصیب ہو۔

جس شخص نے اس کی آخرت میں دیدار کے ساتھ تاویل کی ہے علماءِ کرام نے اس کا رد کیا ہے۔ کیونکہ آخرت میں تو ہر ایمان والا دیکھے گا۔ چاہے اس نے خواب میں دیکھا ہو یا خواب میں نہ دیکھا ہو۔اسی طرح بہت ساری احادیث میں وارد ہے۔ بلکہ آخرت میں تو تاجدارِ کائنات ﷺ کو کفار اور منافق بھی دیکھیں گے اور آپ کی عظیم قدر و منزلت اور شان و شوکت پہچانیں گے۔

اہلِ ایمان میں سے اہلِ کمال جن کو صفائے قلب نصیب ہے ان کو دنیا میں بھی زیارت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کی صفائی اور ان کے معارف کو بیان فرمایا ہے:

﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ لا یَكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ﴾

القرآن الحکیم النور ٢٤:٣٥

ترجمہ : اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو

اس میں چراغ ہو، وہ چراغ شیشہ (کے ایک فانوس) میں ہو۔ وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے جو موتی کی طرح چمک رہا ہے جو برکت والے زیتون کے درخت سے روشن کیا گیا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ (یہ) نور ہی نور ہے۔

یہ اس بات کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومن کے دل کو نورِ ایمان کے بعد علوم و معارف سے منور کیا ہے یہ عارف کے دل اور دل کے معارف کی تمثیل ہے۔ یہ اس دل کی مثال ہے جو بیداری میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت اور تمام مغیبات کا اہل ہے۔

بعض علماءِ کرام نے ارشاد فرمایا:

تاجدارِ کائنات ﷺ کی بیداری میں زیارت باطنی بصیرت اور خاص نور کی اعانت سے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

انہوں نے فرمایا:

میں نے امام جلال الدین السیوطی کا نبی اور فرشتہ کی زیارت کے موضوع پر ایک رسالہ دیکھا جس میں عام نصوص وارد کی ہیں۔ الحمد للّٰہ مجھے بعض صحابہ کی اس سعادت کے حصول پر صحیح روایات پر اطلاع ہوئی ہے۔

امام طبرانی نے اسنادِ حسن سے سیدنا ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ، ایک صحابیِ رسول ﷺ سے روایت کیا ہے:

اَنَّهُ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : اُدْعُ اللّٰهَ لِیْ بِالشَّهَادَةِ۔

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ :اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ دَمَ ابْنِ ثَعْلَبَةَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ وَالْكُفَّارِ

قَالَ : فَكُنْتُ اَحْمِلُ فِیْ عَرْضِ الْقَوْمِ فَیَتَرَاءَیْ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ خَلْفَهُمْ

فَقِیْلَ لَهُ : یَا ابْنَ ثَعْلَبَةَ ! اِنَّکَ لَتُغَرِّرُ فَتَحْمِلُ عَلَی الْقَوْمِ

فَقَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَتَرَاءَ ی لِیْ خَلْفَهُمْ فَاَحْمِلُ عَلَیْهِمْ حَتّٰی اَقِفُ عِنْدَهٗ ثُمَّ یَتَرَاءَ ی لِیْ اَصْحَابِی فَاَحْمِلُ حَتّٰی اَکُوْنَ مَعَ اَصْحَابِیْ.

قَالَ: فَعُمِّرَ زَمَانًا طَوِیْلًا مِنْ دَهْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ ﷺ

الطبرانی ، مجمع الزوائد ، ۹:۳۷۹

ترجمہ : یہ صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیں۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا:

اے اللہ ! کافروں اور مشرکوں پر ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا خون حرام کردے۔

فرمایا: میں قوم کے سامنے سے حملہ کرتا تھا، مجھے ان کے پیچھے تاجدارِ کائنات ﷺ دکھائی دیتے تھے۔

ان سے کہا گیا؛ اے ثعلبہ! تم دھوکا کھاتے ہو اور قوم پر حملہ کردیتے ہو۔

انہوں نے جواب دیا: مجھے ان کے پیچھے تاجدارِ کائنات ﷺ دکھائی دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں ان کے پاس کھڑا ہوتا ہوں۔ پھر مجھے میرے اصحاب نظر آتے ہیں۔ میں اُن پر حملہ کرتا ہوں یہاں تک میں ان کے پاس کھڑا ہوتا ہوں۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کے وصال کے بعد کافی عرصہ تک ثعلبہ رضی اللہ عنہ زندہ رہے۔

اسے حافظ ھیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ہے اور فرمایا ہے: اس کی اسناد حسن ہیں۔

یہ وصال کے بعد تاجدارِ کائنات ﷺ کی بیداری میں زیارت پر دلیل ہے۔ جس طرح کہ اس صحابی کو زیارت ہوتی رہی۔ یہ طویل زمانہ تک اسی حالت پر زندہ رہے۔ یہ سعادت اس کو نصیب ہوتی ہے جس کی بصیرت پرنور ہو اور اس سے حجاب اُٹھ جائیں۔ جو شخص اس طرح نہ ہو وہ کبھی خواب میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت کرتا ہے اور کبھی بیداری میں زیارت کرتا ہے لیکن یہ پہچانتا نہیں کہ یہ تاجدارِ کائنات ﷺ ہیں۔

بے شک تاجدارِ کائنات ﷺ زندہ ہیں، موجود ہیں اور موجود کی زیارت ناممکن نہیں ہوتی۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے خود ارشاد فرمایا ہے:

جس شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا، وہ بیداری میں بھی ضرور آپ کی زیارت کرے گا۔ آپ ایسے سچے ہیں کہ جب اپنی خواہش نفس سے کلام ہی نہیں کرتے بلکہ وہ وحی ہوتی ہے۔ کبھی ایک شخص آپ کو دیکھتا ہے، آپ ﷺ سے کلام کرتا ہے، آپ ﷺ کو سلام عرض کرتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ آپ تاجدارِ کائنات ﷺ ہیں۔

جس شخص نے کہا ہے کہ بیداری میں زیارت کرنے سے لازم آئے گا کہ شرفِ صحابیت منقطع نہ ہو۔ علماءِ کرام نے اس کا رد فرمایا ہے کہ شرف صحابیت کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں حالتِ حیات میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت کی جائے نہ کہ برزخ کی زندگی میں۔ بے شک تاجدارِ کائنات ﷺ نے وصال فرمایا اور آپ ﷺ کو حقیقتاً دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴾

القرآن الحکیم الزمر ۳۹:۳۰

ترجمہ : بیشک آپ نے بھی (دنیا سے) انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔

لیکن یہ زندگی انبیاءِ کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کو لوٹا دی جاتی ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ انہوں نے وصال ہی نہیں فرمایا۔ موت تو ان پر اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر شئی پر واقع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ لیکن خصوصی طور پر عالمِ برزخ میں ان کی روحیں ان کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں۔ یہ عالمِ برزخ میں فرشتوں کی طرح زندہ ہوتے ہیں۔ پھر قیامت سے پہلے نَفْخَۂ اُولٰی کے وقت ان پر موت طاری ہوگی۔

اسی طرح عام اہلِ ایمان اور کافروں کی کچھ زندگی ان کی طرف لوٹا دی جاتی ہے

کہ اس زندگی کی وجہ سے قبر کی نعمتیں اور اس کا عذاب محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی انبیاءِ کرام کی زندگی اور صدیقین کی زندگی کی طرح نہیں ہوتی۔ یہ جہادِ نفس .... جہادِ اکبر کے شہداء ہیں۔ نہ ہی ان عام اہل ایمان اور کافروں کی زندگی جہادِ کفار میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے والوں کی زندگی کی طرح ہوتی ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَوَّلُ مَا يُرْفَعُ الرُّكْنُ وَالْقُرْآنُ وَ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ بَلاغًا

تاریخ مکہ ، الامام ازرقی

ترجمہ: سب سے پہلے رکن، قرآن حکیم اور خواب میں زیارت نبی ﷺ کو اُٹھالیا جائے گا۔

اسے الازرقی نے تاریخِ مکۃ میں عثمان بن ساج سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں دلیل ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت منقطع ہو جائے گی اور یہ قیامت کی علامات سے ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کی روحِ مقدسہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتی جس میں کتا ہو یا تصویر ہو یا جو ایسے گھر میں سو رہا ہو وہ بھی اس زیارت سے محروم رہتا ہے۔ مجسمے جیسے درندے، بندر، خنزیر، کتے گھوڑے، پرندے اور بلیاں جو آج کل بازاروں میں بچوں کے لئے بکتی ہیں وہ اس باب میں اَوْلیٰ ہیں کیونکہ یہ بالا جماع حرام ہیں۔ تاجدارِ کائنات ﷺ ہر اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔